

REGISTERED No. 8P

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۸ اپریل ۱۹۱۱ء	نمبر ۱۷

اخبار کی بہار

منچوریا میں ایک عجیب وبا نمود ہوئی ہے جس سے ہزاروں لوگ مرتے ہیں۔ اس مرض کی یہ نشانیاں ہیں کہ مریض کی نبض تیزی سے چلتی ہے اور سر میں شدت سے درد ہوتا ہے اور آنکھیں نہایت سرخ ہو جاتی ہیں۔ تھوڑی کھانسی آتی ہے۔ اور سرخ رنگ کا بلغم نکلتا ہے لیکن بمشکل سے بخار کی حرارت معلوم ہوتی ہے اغلب ہے کہ بلغم میں کیڑے (جرمس) ہوتے ہیں

ممالک متحدہ امریکہ کے ایک صوبہ فلارڈا میں یہ قانون سرکار کی جانب سے صادر ہوا ہے کہ جو طلبا اسکولوں کے امتحان میں نقل کرینگے۔ یا دغابازی سے امتحان پاس کرنے کی کوشش کرینگے وہ سخت مجرم سمجھے جاوینگے ان کو اس جرم کے لئے یا تو ایک سال کی سخت قید ہوگی یا ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوگا۔

جنوب مغربی پولیس کورٹ لنڈن میں ۸۰۰ مقدمات گھوڑوں پر بے رحمی کرنے کے سال گذشتہ میں دایر ہوئے اور اُن کو مختلف سزائیں ہوئیں۔

ویرمیونقہ میں کریٹے کی سب سے بڑی کان ہے۔ جو ۲۲۰ فیدم گہری اور ۱۴ انٹ چوڑی ہے

یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر انڈے کی سفیدی کے ساتھ خط کو بند کرو تو اُبلتے ہوئے پانی سے بھی وہ کھل نہیں سکتا۔ بلکہ اس سے وہ زیادہ تر اُس کی گرمی سے مضبوط ہو جاتا ہے۔

اگر نئی جوتی دق کرے اور تکلیف دہ ہو تو اس کے اندر صابن کو رگڑو تو اس کے سبب سے پاؤں میں چھالے نہیں پڑینگے۔

ایک عجیب پنسل ایجاد ہوئی ہے کہ جس کے ساتھ اندھیرے میں لکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ لکھتے وقت ایک قسم کی روشنی اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ اور آسانی سے اندھیرے میں لکھا جاتا ہے۔

دل کی بیماری کے معلوم کرنے کے لئے ایک آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کو کارڈیوگراف کہتے ہیں۔ اس کے وسیلے سے چارپائی پر پڑے ہوئے مریض کی دل کی حرکت بخوبی معلوم ہو سکے گی

ہمارا خیال تھا کہ ملک ہند ہی ایک ایسا ملک ہے جس میں شادی کے موقعہ پر لوگ آتا بڑھکر خرچ کرتے ہیں۔ پر ہم اس خبر کو پڑھکر متعجب ہیں کہ ہنگیرین میں ایک شادی کے موقعہ پر مندرجہ ذیل چیزیں خرچ آئیں۔ ۱۲۰۰ ابھیڑے۔ کباب پورے بیل کا ۱۰ بھیڑ بچے ۶ بیلے ۵۰۶ بطخیں ۲۰۰ اچوزے ۶۰ کبوتر ۲۴۰۰ ڈبل روٹیاں ۴۰ من بسکٹوں کے ۲ ہنڈرد ویٹ چاول ۳۱۰۰ گیلنس شراب۔ ۱۰۰۰ بیرس بیر اور مہمانوں کے بہلانے کے لئے ۵ باجے تھے۔ اب اس پر ولایت کے نرخ کے مطابق اندازہ لگا کر دیکھو کہ کتنا روپیہ اس شادی پر صرف ہوا ہے۔ یہ حساب لاکھوں تک پہونچتا ہے۔

ولائیت کی مردم شماری سے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ مردم شماری میں گریٹ برٹن میں ۱۶۰۰۰ مختلف پیشے والے لوگ تھے۔ اور اب ۲۰۰۰ کا شمار اور زیادہ ہوا ہے۔ ان سب پیشوں کی ایک ڈکشنری بھی بنی ہوئی ہے۔

لنڈن میں تاجپوشی کے موقعہ کے لئے ایک امیر نے جو امریکہ کا باشندہ ہے ۱۰۰۰ پونڈ روزانہ پر ایک گھر کرایہ پر لیا ہے۔

سکندرآباد دکن کے ریذیڈنسی مجسٹریٹ نے سوزندرم اور ذکاءاللہ نامی دو ملزمین کے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جو اُن پر مسٹر ایڈورڈ ونابلکا ریذیڈنسی کو ۳ روپیہ رشوت و دیگر چند ضروری کاغذات اُڑانے کی کوشش کرنے کی بابت چل رہا تھا۔ عدالت نے وکیل ملزمان کی درخواست التوا کو نامنظور کیا۔ اور مقدمہ کی تحقیقات کے بعد ہر دو ملزمین پر ہزار ہزار روپے جرمانہ اور ایک سال و چھ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

بھمبر علاقہ جموں سے خبر آئی ہے کہ یہاں کے مندر مائی منگلا کی مورتیں توڑ ڈالیں جس پر ہندوؤں کو سخت غصہ آیا۔ اور انہوں نے دو مسلمان لڑکوں کو پکڑوا دیا ہے۔ جن پر مقدمہ چل رہا ہے۔ اس واقعہ سے وہاں ہندو مسلمانوں کے تعلقات بہت نازک ہوگئے اور ہندوؤں نے مسلمان قصابوں کی دوکانوں سے گوشت لینا بند کر دیا ہے۔

اس بات کا فیصلہ ہوگیا ہے کہ دہلی دربار کیمپ کے انتظام کے واسطے ایک سو والنٹیر مقرر کئے جاوینگے۔ جو ہندوستان کے مختلف حصوں سے منتخب ہونگے۔

بحری حلقوں میں اس کے اظہار سے دلچسپی پیدا ہوگئی ہے کہ صیغہ بحر ۱۵ انچ کی توپوں کی آزمائش کر رہا ہے۔ یہ برطانیہ کی طرف سے ۱۴ انچ کی توپ کا جواب سمجھا جاتا ہے۔ جو دوسری قوموں سے رائج کر رہی ہے۔

رنگون کے اسپتال میں ۲۲ مارچ کو ایک مشہور ڈاکٹر لفٹنٹ کرنل سمپس یادل نے آر۔ اے۔ ایم سی کی وفات ناگہانی واقعہ ہوئی جس کا سبب لوگ مچھر کے کاٹنے کو قرار دیتے ہیں

تار کی بہار

ریوٹر نیویارک سے تار دیتا ہے۔ کہ نارتھ جرمن لائڈ پرنسیس ایران نامے جہاز کہ جس پر ۱۰۰۰ مسافر سوار ہے خطرے میں ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ مخبر ہے کہ پیکن سے تار آیا ہے کہ چین نے ایک کروڑ پونڈ کا قرض لیا ہے جو ۵ فیصدی سود کے ساتھ ۴۵ برس میں ادا کیا جائے گا۔

"تار آمدہ پیرس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لفٹنٹ بیاس ایروپلین کے سفر میں گر کر ہلاک ہوئے۔

بغداد کی تار سے معلوم ہوا کہ شط العرب کے دریا کے دہانے پر ایک چٹان پر ۴۲ شمعدانوں کی طاقت کی روشنی لگائی گئی ہے۔ تاکہ رات کے وقت وہاں سے جہاز عبور کر سکیں۔

ملک سوئزرلینڈ کے بعض اضلاع میں ایک قسم کی کالی رنگ کی برف پڑی ہے جس میں دوربین سے دیکھا گیا ہے کہ لاکھوں چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں جو سپو کی قسم کے ہیں۔ اور نیچرلسٹ لوگ اُن سے ناواقف نہیں۔ جبکہ گرم جنوبی ہوا چلتی ہے تو یہ کیڑا نیچے گرتا ہو اور سوئزرلینڈ میں پہلے بھی شاذ و نادر ایسی سیاہ برف پڑ چکی ہو۔

یہ بات ابھی طے نہیں ہوئی کہ آیا اعلیٰ حضرت شہنشاہ ایڈورڈ آنجہانی کی طرح حضور شاہنشاہ جارج کے جشن تاجپوشی کی تقریب پر بھی انڈیا آفس لنڈن میں کوئی جلسہ ریسپشن منعقد کیا جاوے گا۔

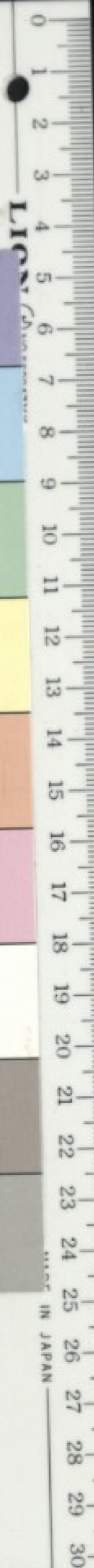
مشنری اور کلیسیائی خبریں

میتھوڈسٹ مشن کے پادری جے۔ ایچ مس مور صاحب کو جو پوڑی گڑھوال میں مقیم ہیں۔ ہند میں خدمت کرتے ہوئے ۵۰ سال ہوگئے۔ ان کے احباب نے اپنی محبت کے اظہار میں اس موقعہ پر ۱۵ سو روپے ایک تھیلی میں بند کر کے بطور نذر ان کو دیئے۔ صاحب موصوف نے اپنی فیاض دلی سے اس روپے میں سے ہزار روپے ایک گرجا گھر کے بنانے کے لئے جو پوڑی میں تیار ہو رہا ہے۔ اور پانچ سو روپے اسی ضلع میں مشن کے ایک مکان کے بنانے کے لئے دیدیئے۔

افسوس کی خبر ہے کہ سی ای زیڈ ایم کے ایسٹیمیٹس میں ۱۲۰۰۰ روپیہ کی کمی ہوئی ہے اور اس وجہ سے بہت کام بند کرنا پڑیگا۔

سیالکوٹ کانفرنس کے لئے جو اس سال منعقد ہوگی ۲،۵۵۰ روپیہ کی ضرورت کا اندازہ کیا گیا تھا خوشی کی خبر ہے کہ اس رقم کے متعلق ۸۰۰ روپیہ جمع ہوگیا ہے پر ابھی بہت بڑی رقم درکار ہے اُمید ہے کہ مئی ماہ میں یہ رقم جمع ہو جاویگی۔ اگزیکیوٹو کمیٹی کی تجویز ہے۔ کہ وہ بڑا شامیانہ جو گزشتہ سالوں میں استعمال ہوتا رہا ڈائننگ ٹینٹ بنایا جاوے۔ اور ایک بہت بڑا شامیانہ نیا خریدا جاوے۔ جس میں زیادہ لوگوں کی گنجائش ہو سکے۔

نیشنل مشنری سوسائٹی کی تجویز ہے کہ اپنے کام کے لئے امسال پنجاب میں ۲۰۰۰ روپیہ جمع کرے تاکہ کام زیادہ پھیلایا جاوے۔



فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی بخشش عامہ

نمبر ۹

ہم نے گذشتہ نمبر میں اسباب کا بیان کر دیا ہے کہ بخشش عامہ فضل کی برکت ہے جو خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس بات کا بیان بھی کر دیا ہے کہ یہ بڑی برکت خداوند یسوع مسیح کے شریعت الٰہی کے بڑے بوجھ کو اٹھانے اور فداکاری کے فعل سے اپنے آپ کو قربان کر کے حقیقی قربانی گذرانتے سے حاصل کی گئی تھی۔ اور اب گنہگار کو صرف توبہ اور ایمان کے ذریعہ سے مفت حاصل ہو سکتی ہے۔ اب ہم یہ بیان مختصر طور سے کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس فضل کی بڑی برکت میں کون کون سی نعمتیں شامل ہیں۔ کہ جن کا حقدار اب ایماندار بن جاتا ہے یا یوں کہو کہ اب گنہگار بحال ہو کر اپنے گئے گذرے حق حقوق کے متعلق کیا کیا برکتیں از سر نو اس شافی سے پاتا ہے۔

واضح ہو کہ اس فضل میں ذیل کی نعمتیں شامل ہیں۔ اول۔ خدا کے لیپالک فرزند ہو جانا۔ دوئم۔ تصدیق پانا۔ سوئم۔ تقدیس حاصل کرنا۔

جب ہمارے خداوند یسوع مسیح نے نجات کا بڑا کام انجام تک پہونچا دیا تو اس سے انسان کی حالت متبدل ہو کر لعنت کے عوض برکت والی بن گئی اور اب تائب مومن کے لئے انواع و اقسام کی روحانی برکتیں موجود ہو گئیں اور وہ بے شمار وعدے جنکا ذکر پاک کلام میں جا بجا پایا جاتا ہے۔ گنہگار کا حق ہو گئے بشرطیکہ وہ ایمان کا ہاتھ پسار کر اُن کو قبول کرے۔ اب فضل ایک چشمہ ہے جس میں سے یہ تین بڑی نہریں یا برکتوں کے دریا بہنے لگ جاتے ہیں۔

اول فضل کو حاصل کر کے ایماندار خدا کا فرزند بنجاتا ہے۔ اور جب فرزند بن گیا تو وارث ٹھہرا اور تمام آسمانی اور روحانی برکتوں کا مستحق ہو گیا۔ آہ کیسا عجیب نظارہ ہے۔ کہ کہاں عاصی گنہگار۔ سزاوار۔ دوزخی اور مستوجب عذاب الٰہی اور کہاں فرزند!! باپ کے ورثہ کا مالک!!! یہ عجیب بحالی ہے۔ بڑا درجہ ہے۔ بڑی برکت اور بخشش ہے۔ جو اب گنہگار انسان کو توبہ کرنے اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان سے مفت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو اس کو ایمان سے لے لیتے ہیں۔ وہ درحقیقت مبارک ہیں۔ اور جو اس سے محروم رہتے ہیں وہ ناامیدی میں مرکر عذاب دوزخ کے سزاوار ہونگے۔ کیونکہ ان کے نیک اعمال ان کو بچانے کے لئے کافی نہ ہونگے۔ اس لئے یہ غور طلب معاملہ آج ہم ناظرین کے سامنے بار بار پیش کرتے ہیں۔

ہم کو تعجب آتا ہے کہ اکثر ہمارے مہربان آریہ بھائی اس ملک میں بیٹھے بیٹھے ولایت کے ملحد اور لا مذہب لوگوں کی بے دینی کے واہی تباہی خیالوں سے بھری ہوئی تصنیفات کو پڑھکر جن کی کچھ بھی اصلیت نہیں ہے ناحق عیسائی مذہب پر الزام لگانے لگتے ہیں۔ جو بڑی بھاری بے انصافی کی بات ہے۔ بائبل نے کوئی لغو اور لامذہبی کی باتیں لوگوں کو نہیں سکھلائیں۔ پر جب انسان خدا سے دور ہو کر بغاوت کا دم بھرنے لگتا ہے تو وہ گمراہی کے ایسے گڑھے میں گرتا ہے کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہیں ہوتا۔ کیونکہ گناہ کا نتیجہ یہی ہے کہ انسان تاریکی اور جہالت اور بطالت کے سایہ میں آجاوے اور روشنی سے دشمنی رکھنے لگ جاوے۔ پر افسوس اسبات پر آتا ہے۔ کہ لوگ کس طرح سے ایسے ناخدا اور لامذہب لوگوں کے قول و اقوال کو قابل قدر سمجھتے اور اُن کی قدر کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ اُن کے خیال کے برعکس وہ کسی مذہب کے پابند بھی ہوتے ہیں۔ پر یاد رہے کہ ایسے لوگوں کی ملحدانہ

تحریرات سے عیسائی تعلیم کو کچھ نقصان نہیں ہو سکتا بلکہ زیادہ زور کے ساتھ بائبل کی باتوں کی جانچ پڑتال کا موقعہ ملتا ہے اور اس طرح سے اس کا اثر بڑھتا ہے۔ قدیم زمانوں سے زیادہ آجکل بائبل پڑھی جاتی اور اگرچہ ہائر کریٹی سزم بھی پیدا ہو گئی ہے مگر پھر بھی بائبل کی سچائی رک نہیں سکتی اور اس زمانہ میں بھی خدا کے کلام کی وقعت اس کے سچائی کے ثبوت کو رونق دے رہی ہے۔

ہمارے شہر کے میاں الہ دیا صاحب جو آجکل مولوی کے لقب سے مشہور ہو رہے ہوئے ہیں۔ ہمیشہ عیسائیوں کی چھیڑ چھاڑ میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھ ہی مارتے ہیں۔ چنانچہ درجن سے زیادہ کتابیں انہوں نے لکھی ہیں لیکن چونکہ ان صاحب سے لودیانہ کے تمام عیسائی واقف ہیں۔ اس لئے ان کی کسی تحریر پر چنداں کوئی غور نہیں کرتا اور ان کی تمام غرض صرف نکتہ چینی اور اپنا نام مشہور کرنے کی ہے۔ اس لئے آجتک اُن کی کسی تحریر پر کسی نے غور نہیں کی۔ اور وہ اپنی کتابیں شائع کر کے فروخت کرتے اور چوڑا بازار میں کھڑے ہو کر وعظ کرنا اور انجمن اسلام کی طرف سے کہیں کہیں جا کر ملازمت بھی کرتے ہیں۔ فی الحال صاحب موصوف نے ریویو آف ریلیجنز میں ابطال کفارہ پر ایک سلسلہ جاری کیا ہے اور اپنی حسب معمول عادت کے مطابق ناحق کے فضول اور ردّی اعتراضات گھڑ مارے ہیں۔ اگرچہ ایسے فضول اور بیہودہ اعتراضات اکثر عیسائی مذہب پر ہوتے رہتے ہیں۔ پر ہمکو افسوس آتا ہے۔ کہ ایک عالم و فاضل ایڈیٹر صاحب اپنے مضامین کو کیوں اپنے اخبار میں درج کر لیتے ہیں۔ اور ناحق اپنے اخبار کی وقعت کو کم کرتے ہیں۔

میاں الہ دیا صاحب ناحق کی سرخیاں لگا کر اپنے مضمون کے متعلق ریویو آف ریلیجنز کے صفحے سیاہ کرتے ہیں۔ اور "بہشت کی کنجیاں" کے مضمون کے نیچے رومن کیتھلک پوپوں کے بد عقیدہ کا ذکر کر کے عیسائیوں کو متہم کرتے ہیں۔ بھلا میاں صاحب اگر ہم اس طرح آپ کے مختلف ۷۲ فرقوں کے باہمی اختلافات کو پیش کر کے مضحکہ اڑائیں تو آپ کو کچھ برا تو نہیں لگیگا؟ لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہم ایسا کبھی کرینگے۔ کیونکہ ایسا کرنا عقل سے بعید ہے۔ حالانکہ مولوی صاحب کو بخوبی معلوم ہے کہ ہم پروٹسٹنٹ ہیں لیکن ان کو اس سے کیا غرض؟ اُن کا تو مطلب اعتراض کر دینا ہے خواہ وہ کسی فرقے کے متعلق ہو۔ اسی طرح سے بہت سی سرخیاں دیگر مولوی صاحب نے خامہ فرسائی کی ہے۔ کیوں نہ کرتے مولوی صاحب جو ہیں۔ انہی مولویت کا حق جو ادا کرنا ہے اور اپنی معلومات دکھلانی منظور ہے۔ جس طرح سے کسی نے انکی دیگر تحریرات کا اب تک جواب نہیں دیا اسی طرح سے ہم ان کے مضمون کا جواب دینا نہیں چاہتے ہاں اگر ضرورت ہوئی تو بشرط فرصت مختصر جواب لکھنے کی کوشش کرینگے۔

ہمارے مہربان بھائی آریہ جو تعلیم یافتہ ہو کر گریجوایٹ ہو گئے ہیں اور ہمیشہ فخریہ طور سے وید کو ہر ایک علم سائنس کا منبع بتایا کرتے ہیں۔ اور تمام مذاہب کو ہیچ در پوچ سمجھ کر اپنے آپ کو سب سے سر بلند سمجھا کرتے ہیں۔ اور سب باتوں میں گوئے سبقت لے جانے پر فخر کرتے ہیں۔ خود ان کے ایک رسالے میں وہ صاف طور سے اقرار کرتے ہیں کہ اُن کے آریہ بھائیوں کی عادت جھگڑالو ہے جیساکہ ذیل کے شعر سے معلوم ہوتا ہے۔

تو نے سلوک رکھنا ہم کو سکھا دیا تھا
جھگڑالو بن گئی ہے عادت مگر ہماری

انجیل مقدس ہم کو تعلیم دیتی ہے کہ اگر ہم دنیا میں محبت کی صفت نہیں رکھتے ہیں تو اگر ہم تمام خوبیاں بھی رکھیں یہاں تک کہ کامل بن جاویں۔ پر ہم ٹھنٹھناتے پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ کی مانند ہیں۔ محبت بڑی اچھی چیز ہے۔ جھگڑالو بننا اچھا نہیں ہے۔

ریویوز

پریم پھول آتا ہے۔ اس نام کی کتاب ۔ Some one is Coming ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو مس للارنس صاحب نے ہندی زبان میں کیا ہے۔ انگریزی میں یہ کتاب پادری جان مکلین صاحب بی۔ اے نے لکھی تھی۔ اس میں ۱۲ ابواب ہیں جنمیں خداوند یسوع مسیح کے دوبارہ آنیکا دلکش پیرایہ میں ذکر ہے اور اسکے انصاف کرنے اور دنیا کے آخر ہونیکا عمدہ بیان کیا گیا ہے ہندی کے مدرسوں کیلئے اور ہندی پڑھنیوالی لڑکیوں کیلئے یہ کتاب بہت مفید ہے اس کی قیمت ۱ر ہے۔

آروگ وشاستر سار۔ اس نام کا رسالہ ڈاکٹر جان مرڈک صاحب کی تصنیف ہے جو Sanitary Reform کے متعلق ہے جسمیں صحت کے قاعدے اور قانون بتائے گئے ہیں۔ ہندی پڑھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ یہ ہر دو کتابیں الہ آباد ٹریکٹ سوسائٹی سے مل سکتی ہیں اس کی قیمت صرف ۱ر ہے۔





ہمعصر تریگزٹ کے ایڈیٹر صاحب انجیل کی کہانی فرضی ہو کے عنوان سے ایک عجیب نوٹ اپنے اخبار مطبوعہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء میں درج کرتے ہیں ہمکو افسوس آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب جو ایک گریجوایٹ اور عالم شخص ہیں تعصب سے اس قدر پُر ہیں کہ بلادلیل اور بحث وثبوت کے انجیل مقدس کو فرضی کہانی بتاتے ہیں اور مخالف مذہب لوگوں کے قول اقوال کی بنا پر اپنا انوکھا دعویٰ پبلک کے روبرو پیش کرتے ہیں اور زیادہ تعجب اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ انجیل مقدس کو فرضی کہانی بتلا چکتے ہیں تو اس کے بعد وہ ذیل کی عبارت لکھتے ہیں کہ "یہ خیالات دمطلب ہے کہ قربانی وغیرہ کے خیالات جو انجیل مقدس میں پائے جاتے ہیں، اُپنشدوں میں جگہ جگہ پائے جاتے ہیں۔ جوں جوں روشنی پھیلتی جاتی ہے۔ عیسائیوں کو معلوم ہوتا جاتا ہے کہ جس تعلیم پر وہ اتنا فخر کرتے تھے اس سے بہتر تعلیم پرچین آریہ لٹریچر میں موجود ہے۔" اگر یہ حال ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ اسی بنا پر ایڈیٹر صاحب انجیل کو فرضی بتاتے ہیں تو پھر اپنشدین بھی فرضی ہونگی۔ کیونکہ ان میں بھی ایسا ہی ذکر موجود ہے؛ گو یہ بہتر ہونے کا دعویٰ ہے جس سے عیسائیوں کا فخر توڑنے کی دلیل نکالی ہے۔ پھر فرمایا یوں تحریر کرتے ہیں۔ کہ "بعض پادریوں کی رائے میں تو بائبل کی تعلیم کی طرف تعلیم یافتہ ہندوؤں کو قائل کرنے کا اکیلا طریقہ یہی بچگیا ہے۔ کہ اس تعلیم کو ہندو دہرم کے مطابق ظاہر کیا کیا جاوے۔" یہ بالکل بیجا کہنا ہے۔ عیسائیوں کو ایسا کرنے سے کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اور یہ سچ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ حقیقت ہو تو پھر کیا ضرورت ہے کہ کسی کو کہا جاوے کہ ہندو مذہب کو چھوڑ کر عیسائی ہوجاؤ۔ جس حال میں کہ دونوں کی تعلیم یکساں ہو ایڈیٹر صاحب نے مندرجہ بالا نوٹ لکھتے وقت ہر ایک پہلو پر نظر نہیں ڈالی۔ ورنہ ایسا ہرگز تحریر نہ کرتے۔

دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اگر آپ نے طاقت کا اظہار کیا تو وہ بھی اسی نیت سے کہ کسی طرح دشمن جنگ وتعدی سے باز آجائیں۔

اقول۔ طاقت کا اظہار نتیجہ حکومت اور دبدبہ اور شکوہ کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز اگر بالفرض مان لیا جاوے کہ اس کا مطلب یہی تھا تو اتنے بے شمار خون کرنے سے کیا مطلب تھا؟ کیا خون بہائے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا تھا؟ اگر صرف اتنا ہی مطلوب تھا پر دیکھا جاتا ہے کہ حتی المقدور عربوں اور دیگر اقوام کو زیادہ مغلوب کر کے ان پر سلطنت کا رعب بٹھانا تھا۔ جو بغیر سخت خونریزی کے ہونا دشوار تھا۔

قولہ۔ علاوہ ازیں جب عبداللہ بن رواحہ نے بعض جوش پیدا کرنے والے الفاظ بولنے شروع کر دیئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو روک دیا۔ اور آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے رواحہ کے بیٹے نرمی اختیار کر۔

اقول۔ نرمی الفاظ نرم کے استعمال سے ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ عملی طور سے ہونی لازم ہے۔ یہ جنگ وجدل اور نرمی دو علیحدہ علیحدہ باتیں ہیں۔ جہاں دن اور رات لڑائیاں لگی رہیں۔ وہاں نرمی کا کیا ذکر؟ نرمی تو عرب کے ملک نے سیکھی ہی نہیں تھی اور تا ہنوز وہاں اس کا بیج پایا نہیں جاتا۔

قولہ۔ اور یہ اسی خدا کا کام ہے کہ اس اپنے رسول کی نصرت کی اور اپنے لشکر کو غلبہ دیا۔ اسی مولا نے مخالفین کی متفقہ فوجوں کو [illegible] بھگا دیا!

اقول۔ دنیا میں اکثر ایسے واقعات جنگ وجدل کے ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایک نہ ایک قوم یا پارٹی فتح پاتی ہے۔ اسکو نصرت الٰہی سمجھنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ تو ایک عام بات ہے اگر دیگر عرب کی اقوام کو غلبہ ہو جاتا۔ تو ایسا ہی وہ کہہ سکتے تھے۔

قولہ۔ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) نبی مصطلق کی طاقتور قوم کے سردار کی بیوہ لڑکی جویریہ سے عقد کرنے سے اس قبیلہ کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق پیدا کر لیا تھا اور جب صحابہ کرام کو اس رشتہ کی اطلاع ہوئی تھی تو انہوں نے یہ کہکر کہ اب نبی مصطلق ہمارے اقارب ہو گئے ہیں فوراً تمام قیدیوں کو رہا کر دیا تھا۔

اقول۔ یہی اچھی حکمت تھی کہ اپنا مطلب نکالنے کیلئے رشتہ پیدا کر لینا دانائی ہے۔ صحابہ بھلا ایسا کیوں نہ کرتے؟ وہ تو حضرت اور اُن کے متعلقین پر اپنی جانیں نثار کئے ہوئے تھے۔ کچھ تو یہی رعب وداب کا سبب تھا اور رہا شدہ قیدی بھی دوست بن گئے تھے۔

قولہ۔ اسی رشتہ کے متعلق حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جس برکت کا موجب جویریہ اپنی قوم کے لئے ہوئی ہے۔ اس سے بڑھکر کوئی اور عورت نہیں ہوئی۔"

اقول۔ جس نے دشمنوں کو دوست بنا دیا اس سے مبارک اور کون ہو سکتا ہے؟

قولہ۔ اور ایسا ہی لکھا ہے کہ جب آپ نے اپنے ایک امیر لشکر عبدالرحمن کو دومۃ الجندل کی مہم پر بھیجا تو ان کو بھی ہدایت فرمائی کہ وہاں کے عیسائی سردار کی بیٹی سے شادی کر لیں۔

اقول۔ جب خود ایسا کر لیا تو پھر شاگردوں کو ایسی تعلیم کیوں نہ دیں؟ پر دوسروں کو بس میں کرنے کے لئے یہ اچھی حکمت تھی۔ (باقی آئندہ)

اقتباس

ایک ہزار مددگار

کہتے ہیں کہ ولایت کی ایک مشہور مشنری سوسائٹی چرچ مشنری سوسائٹی نام ایجنسی میں بسبب اُس کی مالی حالت کے بڑی مشکلات پیش آئیں۔ اور ایک موقعہ پر وہ جو اُس کے بورڈ آف ڈائرکٹرس تھے۔ جن میں پادری ٹامس چرن ڈی۔ ٹومی اور پادری ایشاپی۔ سوفٹ۔ اور پادری جوزف پیرسن تھے۔ اور وہ بڑے تردد اور فکر میں تھے ایک صاحب ان میں سے بول اُٹھے کہ ہم کیا کریں ہمارا کوئی مددگار معلوم نہیں ہوتا۔ پادری پیرسن صاحب نے فوراً کہا کیوں مددگار کیوں نہیں ہے۔ ہمارے تو ایک ہزار مددگار ہیں اور دوسرے صاحبان حیران ہونے لگے۔ تو اس صاحب نے پھر کہا کہ کیا ڈاکٹر چیرن سفر نہیں ہیں؟ اور کیا ڈاکٹر سوفٹ سیفر نہیں ہیں؟ اور کیا میں سفر نہیں ہوں لیکن کیا یسوع مسیح ایک نہیں ہے۔ ان سفروں کے آگے ایک لگا دو تو کیا ایک ہزار نہ ہو جاویگا؟ اور اس طرح سے وہ غمگینی سے وہ متوجہ ہوئے اور تمام مشکلات حل ہو گئیں۔

ملک سیام کے علاوہ خاصیہ میں مسیحی خاطر خواہ چندہ دے رہے ہیں نہ انکا چندہ نقد نہیں مگر جنس کے ذریعے سے ہی چاول کھانیکا وہاں بہت رواج ہے۔ روز مرہ چاول کی خوراک میں سے خیرے کے چاول علیحدہ رکھے جاتے ہیں جنکی قیمت سوا روپیہ یہ روپیہ ماہوار بنجاتی ہے اور اس سے خاصیہ کی اوستادان اور مناد وکی پرورش ہوتی ہے۔

مراسلات

صلیب کا بہادر

ہرسٹ۔ اس سے آگے میں نہیں جان سکتا جبتک مجھ پر ظاہر نہ کیا جاوے۔

گرانڈ۔ اب مجھے تمہاری دوستی پر کلیہ اعتماد ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ ایک سور ما دوستی کا حق بھی اچھی طرح ادا کر سکتا ہے۔ اس میں کہتا ہوں کہ میرے جاسوس پکڑے گئے۔

ہرسٹ۔ افسوس! خیر میں مدد کرونگا۔ اور ضرور کرونگا خاطر جمع رکھئے۔ شانڈر نے ہرسٹ کے نیزے کو نہیں دیکھا جو کہ اس کے بلوط میں بھی سوراخ کر دیتا ہے۔ میں ایسے عیاشوں کے دل چھید ڈالونگا۔ یہ کہکر ہرسٹ روانہ ہوا۔

گارلٹ اور سالٹ

بیڈفیلڈ خانقاہ میں

ناظرین گزشتہ باب میں پڑھ چکے ہیں کہ گارلٹ اور سالٹ کو ابلوس کے غلام شانٹمہ اور اس کے ہمراہیوں نے گرفتار کر لیا تھا جس وقت یہ دونوں قیدی خانقاہ میں پہونچے تو دیکھا کہ وہاں پر ایک بڑا جشن ہو رہا ہے گانا بجانا۔ ناچ رنگ اور مے کا دور چل رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی ان کی طبیعت متنفر ہو گئی۔ اور دل میں کہنے لگے کہ یا الٰہی ہم دوزخ میں آ پہونچے ہیں حیرت ہے کہ یہ لوگ کس طرح اس جہنم کی آگ میں خوش رہتے ہیں۔ جو کہ نہ صرف جسموں کو بلکہ ان کی شخصیت روحوں کو بھی جھلس رہی ہے۔ آواز۔ ان دو قیدیوں کو آگے لاؤ۔ یہ آواز ابلوس کی تھی جو کہ ایک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں انگارے کی سی تھیں اور اس کا چہرہ نہایت ہی بد رو جس کے دیکھنے سے کراہیت آتی تھی۔ لباس فاخرہ مگر کالے داغوں سے بدنما ہوا ہوا

ابلوس۔ شاباش۔ تم نے رات کی تاریکی میں اپنا حق ادا کیا۔

گارلٹ۔ کیوں نہ ہو شیطان کے لئے تاریکی اور نور یکساں ہے۔

ایک غلام۔ خاموش اے بے ادب۔

سالٹ۔ ہاں۔ ہم بے ادبوں کو ایسے تہذیب والے زمرے میں کیوں لائے ہو۔

غلام۔ اے چپ رہو نمک حرام۔

ابلوس۔ اب تمہارے بولنے کی گنجائش نہیں۔ تم جانتے کہ کہاں پر ہو۔

گارلٹ۔ ایک دغاباز۔ عیاش اور بدکار گروہ کے درمیان۔

ابلوس۔ یہ راہبانہ فرقے کے لوگ کیسے ضدی ہیں۔ جو اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

سالٹ۔ ہم فانی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔

ابلوس۔ تم کیا جانتے ہو کہ جان فانی ہے۔

سالٹ تمہاری گناہ آلودہ زندگیوں نے ہمیں یہ سبق سکھلایا ہے۔

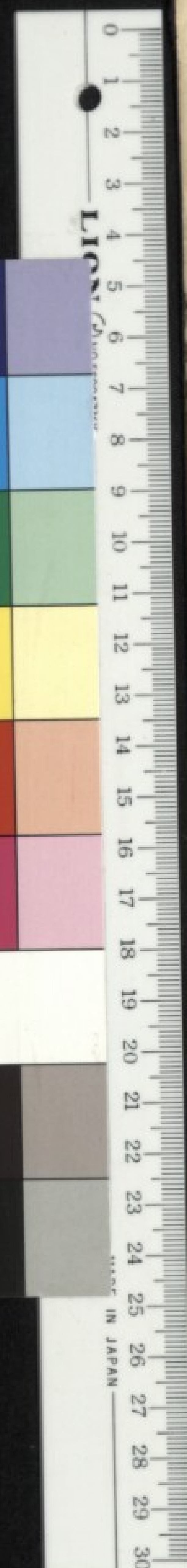
ابلوس تمہیں ہماری زندگی عیب دار نظر آتی ہے

سالٹ۔ ایسی عیب دار اور پرداغ جیسے کہ تمہارا لبادہ جس پر سینکڑوں کالے داغوں کے دھبے ہیں۔

ابلوس۔ تم ظاہر چیز پر نظر کرتے ہو۔

سالٹ ۔ ہاں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

باقی آئندہ



پہلا مسیحی میلہ نکودر

یہ پہلا مسیحی میلہ نکودر میں تاریخ ۹ اپریل ۱۹۱۱ء کو فراہم ہوا۔ اس میلہ میں گانبہ ران جسین پور۔ ملسیاں۔ بیرودے۔ ہری پور۔ کے مسیحی بھائیوں نے آکر رونق بخشی۔ گو کہ میلہ ایک دن رہا۔ مگر بہت ہی رونق اس میلہ میں ہوئی۔ ہمارے بزرگ پادری ہنری گولکھنا تھ صاحب اپنے ہمراہ اپنے آدمیوں کو نورمحل پھلور سے بھی لائے تھے۔ قریباً ڈیڑھ سو مسیحی بھائی اس میلہ میں حاضر تھے۔ ہارمونیم اور ڈھولک اور ستار کے ساتھ خداوند مسیح کی حمد وستائش ہوتی رہی۔ ہمارے دیہاتی بھائی بھی گانے بجانے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ دوپہر تک گانا بجانا ہوتا رہا۔ اس کے بعد پیلیم پیوجن دوپہر کا ہوا۔ پریم بھوجن کے بعد دو گھنٹہ کی رخصت آرام کے لئے دی گئی۔ دو گھنٹہ کے بعد پھر سب فراہم ہوئے۔ ایک دو بھجن گانے کے بعد ہمارے بزرگ پادری گولکھناتھ صاحب نے بڑی سرگرمی اور پُرتاثیر کلمات سے اُن کو ہدایت کی کہ اس طرح تم دیہاتی مسیحی ترقی کر سکتے ہو اور ہندو مسلمانوں سے آزاد ہو سکتے ہو۔

ان کے بعد ہمارے بزرگ پادری فرینک جے نیوٹن صاحب نے بھی بہت اچھی طرح سے ان کو اس مضمون پر ہدایت کی کہ کس طرح تم پورے پورے مسیحی بن سکتے ہو۔

اُن کے بعد ہمارے بھائی جمال الدین صاحب نے بھی ان کو بہت اچھی ہدایت کی۔ ان کے بعد اور کئی ایک بھائیوں۔ نے اُن کو ہدایت دی۔ قریباً چھ بجے شام تک۔ اُن کو ہدایت اور نصیحت ہوتی رہی۔ اسی اثنا میں چھ شخص بپتسمہ پاکر خداوند کی کلیسیا میں شامل ہوئے۔ ساڑھے چھ بجے پریم بھوجن زردہ پلاؤ کا ہوا۔

اس کے ضمن میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے بزرگ ڈاکٹر پادری آرسبن صاحب ایم ڈی۔ ایم۔ اے نے بڑی سرگرمی سے اس تنگ وقت مسیحی بھائیوں کی جسمانی بیماری کا علاج کیا۔ اس طرح سے گویا اس میلہ میں جسمانی اور روحانی دونوں طرح کا علاج کیا گیا۔

سات بجے میلہ کو دعا کیساتھ رخصت کیا۔ اب بندہ کی یہی دعا ہے کہ خداوند ان مسیحی بھائیوں کے دلوں کو اگلے سال کے میلہ کے لئے تیاری بخشے

چندہ اس میلہ میں بارہ روپیہ وصول ہوا۔

الراقم ایم نبی بخش از نکودر

کھلی چٹھی بنام جملہ مشنری صاحبان

ملک پنجاب

تسلیم۔ آپ لوگوں کی مسیحی خدمات اور ہمدردی کا جو گنہگاروں کو مسیح یسوع کے لئے جیتنے والی ہے جتنا شکریہ کیا جاوے کم ہے۔ حقیقت میں وہ اعلیٰ خدمت جس کے لئے خدا کا بیٹا مجسم ہوا۔ ایک عالمگیر خدمت ہے۔ اور جس میں آپ لوگ ہمہ تن دن ورات مصروف ہیں جس نے اس پنجاب جیسے ملک میں جس میں تیس کروڑ آدمی اور※ تینتیس کروڑ مذہب ہیں۔ ایک خاطر خواہ کام کیا ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ نہایت ہی حیرت انگیز نتیجے ہو وے۔ مگر آپ لوگ غور کریں۔ کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح ۳½ سالہ خدمت میں کس قسم اور کس نیت والے لوگ اس کے پاس آئے

اس کے خاندان۔ یہ عوام میں سے تھے۔ اور جب تک وہ عالم بالا کی قوت سے ملبس نہ ہو گئے اُن کو اپنی اصلی خدمت کا کچھ پتا نہ تھا۔ اور اُن کے خیال کچھ دنیاوی بادشاہت کی نسبت تھے۔ پس اُنہوں نے جمع ہو کر اس سے پوچھا کہ اے خدا کیا تو اسی وقت اسرائیل کو بادشاہت پھر عطا کریگا؟ اعمال ۱: ۶

(۲) ان میں بڑا چھوٹا ہونے کی بابت بحث ہوئی۔

(۳) یعقوب و یوحنا کی بلند پروازی مرقس ۱۰: ۳۵-۳۷۔

(۴) یہوداہ اسکریوتی کا تو ذکر ہی نہ کریں۔ اس نے تو دنیاوی لالچ سے اسے پکڑوا ہی دیا۔

(۵) خداوند کا پہلا معجزہ یوحنا ۲ باب ایک دنیاوی کمی کو پورا کرنا

(۶) ہر قسم کے بیمار لاچار اور جسمانی طور سے جو بالکل مایوس تھے۔ پانچ ہزار کو کھلانا غرض تمام معجزات جو اناجیل اربعہ میں مرقوم ہیں دنیاوی ضروریات کو رفع کر کے روحانی تعلیم سے بھی مالا مال ہوئے۔

عام معنوں میں ہم اُس کی دعوت کو دیکھیں۔ اے سب لوگو جو تھکے اور بھاری بوجھ سے لدے ہو۔ الغرض قریباً ہر ایک شخص جو اُس کے پاس آیا۔ دنیاوی خواہش اور حاجتمندی کو محسوس کرتا تاہم وہ روحانی تعلیم سے محروم نہ رہے۔

برعکس اس کے ہم دیکھیں کہ کون حقیقی خواہش ظاہر کرتے ہوئے آئے

(۷) ایک دولتمند۔ اے خداوند میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ جواب ملا حکموں پر عمل کر بولا میں تو یہ بچپن سے مانتا چلا آیا۔ یسوع نے اس پر خوب نگاہ کر کے کہا۔ جا جو کچھ تیرا ہے بیچ کر غریبوں کو دے دے۔ وہ یہ سنکر اداس ہو کے چلا گیا۔ کیونکہ وہ بڑا دولتمند تھا اور کوئی ثبوت

※ اکثر آدمی دو یا تین مذہب کے پابند ہیں۔

نہیں کہ وہ پھر خداوند کے پاس آیا (۲) نیقودیمس رات کو یسوع کے پاس آیا۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ وہ خداوند سے دور نہ تھا تاہم جیسے خداوند نے فرمایا ہے کہ چراغ جلا کر چراغدان پر رکھتے ہیں تاکہ سب کو روشنی دے۔ بلحاظ اس کے وہ بہت قاصر تھا۔

آجکل کلام کی بشارت دیتے وقت اکثر یہ سوال ہوتا ہے کہ اگر ہم مسیحی ہو جاویں کیا ہم بیگار سے چھوٹ جاوینگے؟ یا نوکری ملیگی؟ کیا ہم کو زمین ملیگی؟ اور اگر جواب باثواب ہو۔ بڑی خوشی سے سارا پنجاب مسیح کے پاس آنے کو تیار ہوگا۔ لیکن اس میں دنیاوی لالچ و ترغیب کو جا نہ صرف ہوگی۔ بلکہ ضرور ہے۔ لیکن بجائے اس کے اگر مشنری صاحبان متذکرہ بالا معاملات میں صرف اُن کی جو مسیح یسوع میں ہیں امداد کریں۔ اس میں لالچ و ترغیب کا ذکر تک نہ ہوگا۔ بلکہ ایک نتیجہ وہ کالج نہ صرف اپنی قوم کی بہتری و بہبودی۔ بلکہ دوسروں پر بہت تاثیر ہوگی نیز آجکل جو سیلف سپورٹ پر چنداں زور دیا جاتا ہے اگرچہ اس میں بسبب برضائے الٰہی ہونے کے برکت دن بدن ظہور میں آرہی ہے لیکن "ہمت مرداں مدد خدا" اگر برگزیدہ لوگوں کی ان معاملات میں مدد کی جاوے اور ہندوستانی مسیحی جماعت کے حقوق وغیرہ کی نسبت عادل گورنمنٹ انگلشیہ تک پہونچ کی جاوے۔ کامیابی ضرور ہی ہوگی اور مسیحی جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر مسیح کی زندہ گواہ ہوگی۔ اور وقت دور نہ ہوگا جبکہ اسی کے نام کو جلال ہوگا۔

آپ کا تابعدار مسیح یسوع میں
جی کیلب از لاہور۔

ہندوستان میں منی آرڈر اور ویلیو پے ایبل فارموں کی خاطرخواہ اصلاح رائج کی گئی قابل ستائش ہے۔

روح انسانی

(سلسلہ کے لئے دیکھو مطبوعہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء)

دوسری وجہ جس سے آہم برہم ادر من خدا کا خیال ایجاد پایا یہ ہے۔ کہ عقل کو حاکم اور کتب الہامیہ کو محکوم ٹھہرایا اس لئے قدم بقدم عقل ناقص نے اس معاملہ نازک میں چپک کھایا۔ اس کا ناقص پن اور لاعلم ہونا نیمروز کی طرح ہر ایک پر عیاں ہے۔ تو پھر ایسے ادق مسئلہ میں اس کی رسائی کہاں تک ہو جو اس پر نکتہ کرتا ہے اس کی نادانی بگمان ہو۔ بھلا وا انحصار بے دماغ ہونے کا دم مار سکتا ہو جب معاملہ یوں ہے۔ تو اس عاجز و ناتوان کو کتب الہامیہ پر حاکم ٹھہرانا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ حضرت شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں۔

محیط ست علم ملک بر بسیط
قیاس تو بر وے نگردد محیط
نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد
نہ فکرت بغور صفاتش رسد

پس جب انسان عقل کو حدود مقررہ سے متجاوز کرتا ہے تو بلاشبہ یہ اس کا ساتھ نہیں دیتی۔ اور اس سے علیحدہ ہو جاتی ہو۔ اس حالت میں انسان گمراہ ہو کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتا رہتا ہے۔ جیسا کہ فرعون شاہ مصر نے کیا۔

ناظرین اخبار ہذا چند یوم کا ذکر ہے۔ کہ ہمارے پنجابی مولوی سید جماعت علیشاہ علی پوری ضلع سیالکوٹ نے راولپنڈی کے ممبر پر چڑھ کر باواز بلند یہ فرمایا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب اور وحدہٗ لاشریک ہیں"۔

یہ سید صاحب کا فرمانا بالکل تعلیم قرآن کے برخلاف ہے۔ اگر یہ صدق دل سے فرمایا گیا ہے اور تقیہ کی اس میں بو تک نہیں تو بلاریب خدا بننے کی امنگ پیدا ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ چند یوم میں اپنی تصویر پرستی مثل دیگر صاحبان مرشدان با عقیدت میں جاری فرمائینگے۔ تصور فی المرشد میں تو پاس ہی کر چکے ہیں۔ فنا فی المرشد میں کوئی وقت پیش نہ آئے گی۔ ہم مولوی جماعت علی شاہ کے غور و فکر کے لئے مقدس انجیل شریف کا حوالہ اپنے موقعہ پر دیں گے۔ لیکن فی الحال چند قرآنی حوالجات پر اکتفا کرتے ہیں۔ جس کے وہ بظاہر معتقد معلوم ہوتے ہیں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ ورنہ اختیار باقیست اور وہ آیات یہ ہیں۔

قُل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک۔

ترجمہ:۔ کہو میں تم کو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔

پھر قرآن جائے دیگر فرماتا ہے۔

قُل انما انا بشر مثلکم اللہ۔

ترجمہ:۔ کہو سوائے اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مثل تمہاری۔ سورہ کہف۔

اور پھر یوں لکھا ہے۔

الم یجدک یتیما فاویٰ ووجدک ضالا فہدیٰ ووجدک عائلا فاغنیٰ۔

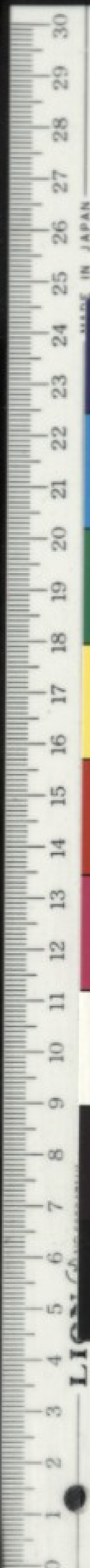
ترجمہ:۔ کیا نہ پایا تجھ کو یتیم پھر جگہ دی اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی اور پایا تجھ کو فقیر پس غنی کیا۔ سورہ ضحیٰ

ماکنت تدری ما الکتاب ولا الایمان۔

ترجمہ:۔ تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان۔ سورہ شوریٰ

پھر دیکھئے قرآن کیسا صاف آپ کے دعویٰ دروغ کی تردید کر رہا ہے۔

قُل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا





ماشاء الله و لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير و ما مسني السوء۔

ترجمہ:- کہہ میں مالک نہیں اپنی جان کا بھلے کا نہ برے کا مگر جو اللہ چاہے۔ اگر میں جانا کرتا غیب کی بات تو بہت خوبیاں لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہونچتی سورہ اعراف۔

اے میرے مکرم مولوی صاحب اگر محمد صاحب عالم الغیب ہوتے تو وہ بھلا مکہ کو جائے پناہ ہی کیوں قرار دیتے۔ ان کی وفات کے بعد مکہ کے کئی ایک کوچہ میں بہت قتال ہوا۔ اور اپنے صحابہ کو مطلق آگاہ نہ کیا۔ وہ تو خود آیات متذکرہ بالا میں با آواز بلند آپ کو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ اور آپ کے دعوے کی تردید کر رہے ہیں کہ میں تو غیب کی بات جانتا ہی نہیں۔ جیسے تم انسان ہو ویسا ہی میں ہوں اور ادھر بانئے قرآن کہہ رہا ہے کہ تو تو گمراہ تھا اور یتیم تو لاعلم تھا۔ حتیٰ کہ ایمان سے بھی بےخبر کہ وہ کیا چیز ہے اور ادھر آپ ان کو عالم الغیب اور وحدہ لاشریک بنائے جاتے ہو یہ اندھیر نگری نہیں تو اور کیا ہے۔ واقعی آپ قرآن کے برخلاف کہتے ہیں۔ اور مولانا روم صاحب کے ساتھ ہو کر گروہ صوفیا کی داد دیتے ہیں۔ کیوں نہ ہو آپ بھی تو انہیں میں سے ہیں جیسا کہ وہ فرماتے ہیں۔

من چہ گویم وصف آن عالی جناب
نیست پیغمبر و لے دارد کتاب۔

یہی آپ کا مقولہ ہے کہ حضرت محمد صاحب عالم الغیب اور وحدہ لاشریک ہیں۔ ہمیں صرف آپ پر افسوس اس لئے ہے کہ آپ نے حضرت محمد صاحب کو یہ خطاب دیا۔ کیوں آپ نے اپنے پہ نہ لیا۔ اور تجاہل عارفانہ فرما کر غایت صوفیہ کو چھپا گئے۔ شاید اسوقت قول سعدی یاد آگیا ہوگا "دروغ مصلحت بہ کہ از راستی فتنہ انگیز"۔ لیکن یہ تو آپ کے بزرگوں کا شیوہ نہیں وہ تو صاف ناراستی کو کوہ ہمالیہ کی چوٹی اور ایسٹ تک پہونچا کر چھوڑتے تھے۔ جیسا کہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔

حق توئی حق را ہمی جدا مخواہ ایں را شناس تا یابی خدا

میں اُمید کرتا ہوں یا آپ بہادر صوفی بن کر خود بنکر خدا ہونے کا دعویٰ پیش کریں۔ اور اس کی دلیل اپنی کتاب قرآن سے لائیں۔ یا اس خیال خام کو چھوڑ توبہ سے ہو کر مسیح یسوع میں جو گناہ سے متبرا اور منزہ ہے۔ جو اس ذوالجلال کا مظہر اور اس کی ماہیت کا پرتو ہے جلوہ مشاہدہ فرمائیں۔

باقی آئندہ

مسیحی دین کا حقیقی فرض

پیارے ناظرین یہ بات صدیوں سے مسیحی دین کے بانی کی طرف سے جس کی عملی زندگی کا اعلیٰ اصول یہ تھا کہ گری ہوئی ہستیوں کو اٹھا کھڑا کرنا اور ہر ایک کے دکھوں اور غموں میں شریک ہونا۔ ہر قسم کے بےکسوں اور لاچاروں کا حامی و مددگار ہونا عملی طور پر کر دکھلانا تھا۔ خاص طور سے نہ صرف لفظی پند و نصائح ہی میں محدود رہی ہے۔ بلکہ عملی زندگیاں فی زمانہ پیش ہوتی رہی ہیں۔ اور خود خداوند یسوع مسیح نے اپنی زندگی سے ثابت کر دکھلایا کہ میں خدمت لینے نہیں آیا بلکہ خدمت کرنے کو آیا ہوں اور جو کوئی میری پیروی کرنا چاہے۔ وہ سب کا خادم بنے اور اس مبارک خدمت میں اس نے خود اپنی جان پاک کو فدیہ میں دے دیا اور اس طور سے عملی طور سے ثابت کر دکھلایا کہ ہمدردی کس کو کہتے ہیں۔ اور پھر جی اٹھنے کے بعد اس نے اپنے شاگردوں کو یہ خدمت سونپی اور کہا کہ اب تم تمام دنیا میں جاکر سب قوموں کو میرے شاگرد بناؤ اور انہیں بپتسمہ دو اور یہ باتیں سکھلاؤ جن کا میں نے تمکو حکم دیا ہے اور میں زمانے کے آخر ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔

سو پیارے ناظرین یہ مبارک عملی زندگی کا نمونہ آجتک چلا آتا ہے۔ مسیحی دین جس ملک میں انجیل مقدس کو لے کر داخل ہوا تاکہ خدمت کرے اور اپنی عملی زندگی سے لوگوں کو فائدہ پہونچاوے مختلف رفاہ عام کاموں مثلاً مشن اسکولوں۔ ہسپتالوں۔ بیوہ خانوں یتیم خانوں اور غریب خانوں وغیرہ وغیرہ اس قسم کے ہمدردی کے کاموں سے اس خدمت کرنے کے بڑے کام کو انجام دیا ہے اور آج تک انجام دے رہے ہیں۔ کیا پنجاب اور ہند اس خدمت کا قائل نہیں ہے! ایسی روشنی کے زمانے میں بھی اگر انصاف کی آنکھ بند ہے تو وہ بات جو گزشتہ میں لکھی ہے کہ "نہفتہ ماندہا ہے"۔ تو ٹھیک ہوگی۔ سورج کا کیا قصور ہے اگر چمگادڑ کی آنکھ کی تیلی اس کی روشنی کو سہار نہیں سکتی ہے۔ کیا آج یہ بات کوئی نئی معلوم ہوتی ہے کہ مسیحی دین اچھوت قوموں کو اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے جن کو ہمارے ہندو بھائیوں کے بزرگوں نے اچھوت قرار دیا اور جانوروں سے بدتر سلوک کرتے آئے ہیں آج وہ سے وار اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ آج مردم شماری میں چھ کروڑ اچھوت قوم کی جدائی سے ننگ چوہڑوں چماروں میں شامل ہونا پسند کرتے ہیں۔ آج مطلب کے واسطے وہ ہمدردی شروع ہوئی ہے اور جن سے کوسوں دور بھاگتے تھے۔ اب ان کو اپنے بھائی کہنے کو تیار ہوتے ہیں۔ کیا وہ سلوک اور بےانصافیاں آپ کو نہیں بتا رہی ہیں کہ آپ کے بزرگ کیسے ہمدرد تھے۔ جن کی ماری ہوئی

یہ تو ہیں آج تک حقیر اور جانوروں سے بدتر سلوک ہندو جاتی سے اُٹھا رہی ہیں۔ یہ مسیحی دین ہے بے فائدہ الزام دینا شروع کیا ہے اور اس بات پر خیال نہیں کرتے کہ مسیحی دین ہندو جاتی کی ان غلطیوں کی اصلاح کر رہا ہے۔ جو اُن کے بزرگوں کی طرف سے ہوتی چلی آئی ہیں۔ دوستو مسیحی دین تو ہندو جاتی کے ان رذی چیتھڑوں کو صاف کر کے سنبھال کر رہا ہے۔ جیسے ماں بچوں کے کپڑے دھوتی ہے اور چاہتی ہے کہ صاف کر دے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ میلا رہنا صحت کے لئے نقصان کا باعث ہے اور میلا رہنا اپنی بے عزتی بھی سمجھتی ہے۔ مسیحی دین کا فرض ہے کہ وہ ظاہری و باطنی زندگی دونوں کو درست کرے۔ اور خوبصورت بنا کر ثابت کر رہا ہے کہ عملی زندگی اس کو کہتے ہیں۔ جن کو ہمارے ہندو بھائی چھونا پسند نہیں کرتے تھے آج وہ خوبصورت نظر آتے ہیں۔ مسیحی دین اپنے فرض کو پورا کر رہا ہے کسی کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ چوہڑوں چماروں اور ہندوؤں کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور ان کو جن کو اور لوگ حقیر جانتے ہیں۔ وہ اُن کو اُٹھا کر اپنے برابر کھڑا کرنا اپنا حقیقی فرض سمجھتا ہے۔ اور انصاف اسی کا نام ہے لیکن ہمارے ہندو بھائی بے فائدہ سورج کی طرف تھوک کر اپنے منہ پر گرانا چاہتے ہیں جیسا اس پرمیشیرن کا سیاہی ہندو مسیحی جتھہ کی سند کو بگاڑ کا پچھتاوا دیا ہے۔ مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ثابت ہوتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند اُنکو سیکھنے کی آنکھیں عنایت کرے تاکہ وہ سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا سیکھ لیں۔

الراقم۔ ایک مسیحی از موگہ

عام خیال صادق کس طرح منتشر ہوتے ہیں

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ ۶ اپریل کے پرچہ میں ہمارے کسی معزز برادر بنام ڈاکٹر ڈی۔ این نے میرے اس مضمون کو جو سلام پر تحریر تھا اور جو کہ ۲۴ مارچ کو شائع ہوا تھا کریٹیسائیز criticise کیا ہے۔ اور وہ بھی فقط ایک ہی لفظ پر یعنی "سلام" میں نے عبرانی زبان سے لیکر یہ ثابت کیا تھا کہ بلاشبہ مسیح نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا اور نیز اُس کے حواریوں نے میں نے שָׁלוֹם یا שלם لکھا کیونکہ دونوں ایک ہی ہیں۔ یہ داہنی جانب سے لکھا جاتا ہے اخیر میں نہایت ہی خوش ہوں کہ آپ نے میری غلطیوں کو درست کیا۔ اور نہ صرف خوش ہوں بلکہ شکرگزار بھی ہوں۔ کیونکہ میں اب تک کمسن ہوں اور نارسیدہ نوعیت کے اعتبار سے طالب علم بھی ہوں۔ مگر آپ نے تو ۱۲ برس یہودیوں اور عربوں کے درمیان گزارا ہے۔ اوّل آپ فرماتے ہیں کہ عبرانی داہنی طرف سے لکھنے کے بجائے بائیں جانب سے لکھا ہوا تھا۔ اور یہ کہ لفظ صحیح بھی نہ تھا۔ میں نے مان لیا۔ اور فی الحال کے لئے رضامند ہی ہے مانا مگر "سخناں را از میان گرفتن کار عقلنداں نیست" ہمارے ڈاکٹر صاحب کو چاہیے تھا کہ اس امر کی بابت پورا اطمینان حاصل کر لیتے۔ اور جب اُنہیں اُن کی راستی کا یقین ہو جاتا تو بلا عذر وہ شائع کرواتے۔ آپ کو لازم تھا کہ میرے اصلی پرچہ کو دیکھتے۔ اور اگر اس میں کوئی غلطی پاتے تو بخوشی شائع فرماتے۔ مگر اب تو آپ کی لڑائی ظاہر ہوتی ہے

اس لئے ہم سبھوں کو افسوس ہے۔ اب اگر آپ کی خواہش ہو تو جناب بزرگوار ایڈیٹر صاحب سے اصلی نامہ Original کو منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔

میں عبرانی زبان کا نہایت ہی خواہشمند ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ صحیح لفظ שלום اور שלם دونوں ہیں۔ جیسا کہ اصلی نامہ میں مرقوم بھی ہے۔ مگر مجھے خاص طور سے ظاہر کرنا تھا کہ یہی تین حروف یعنی ש-ל-ם عبرانی میں بھی پائے جاتے ہیں جس کے معنے سلامتی ہوتے ہیں بیشک نور افشاں میں یہ غلط لکھا ہوا تھا یعنی یوں שלמם مگر غلطی یا تو چھاپنے میں ہوئی ہے یا کمپوزیٹر اور ریڈر کے بھول سے وقوع میں آئی۔ اگر آنجناب ذرا تکلیف کر کے اصلی نامہ کو دیکھتے اور حقیقت معلوم کرتے تو اس قدر رنج نہ اُٹھاتے۔

دوم۔ آپ فرماتے ہیں کہ سلام فارسی لفظ ہے۔ نہ کہ عربی اور طرہ یہ کہ جناب کو تعجب ہوا کہ یہ عربی لفظ ہے۔ ناظرین بخلاف اس کے آپ لوگوں کو اور مجھے دو چند بلکہ سہ چند تعجب کرنا چاہیے کہ ہمارے ڈاکٹر صاحب ۱۲ برس یہودیوں اور عربوں کے درمیان رہ کر بھی سلام کو فارسی لفظ بتاتے ہیں۔ اگر مجھ سے غلطی ہو بھی تو کیا ہے لیجئے ڈاکٹر صاحب یہ واقعی میں عربی لفظ ہے آپ اسے ایک معمولی سی لغت میں دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) کریم اللغات کے صفحہ ۹۴ میں دیکھئے۔ سلام

(۲) نجوم الفرقان کے ۲۷۰ سے ۲۷۲ میں دیکھئے۔ القرآن میں پچاسوں دفعہ درج ہے۔

(۳) لغات القرآن کے صفحہ ۲۰ دیکھئے۔

(۴) کیمبرج ڈکشنری کے ۱۰۲۴

وغیرہ وغیرہ

ناظرین! میرا کریٹک (critic) میرے

مضمون پر ذرا بھی دست اندازی ہو سکا کیونکہ ابھی پھر بھی تسبیح کی سچی تسلیم ہے کیا مجال ہے کہ کوئی اس میں ذرا بھی نقص نکال سکے۔ لفظ پر کیوں جاتے ہیں یہ تو فانی ہیں۔ میرا تو اصل مطلب یہ تھا کہ لوگ "سلام" کے اندرونی معنی کو جانیں اور اسی کے مطابق استعمال کر کے فیضیاب ہوں۔ اب مجھے یقین ہے کہ ناظرین کا خیال جو ایسے لغو عیب جوئی سے بدلا تھا میری طرف سے بپھوت ہو گیا ہوگا اور میں ڈاکٹر صاحب سے بھی معافی کا خواستگار ہوں کہ وہ مجھ لڑکے کے قصور کو معاف کریں۔ فقط

راقم فلپ جون۔ بی ایم ایس بانکی پور۔

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ ۱۵ فروری ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن روڑکی

اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

محبت کے کماں ڈالے جدھر تیر
سپرواری کرے کیا کار تدبیر
گذر کانوں سے جلوہ حسن دلبر
کرے تعمیر ہوش و جاں برابر
نوید کامرانی اس میں گر ہے۔
تو پہلے سر کے جانے کی خبر ہے۔
کرے گر کارسازی شاد کر کے۔
تو چھوڑے خانماں برباد کر کے
لگانا دل کہیں دشوار کیا ہے۔
صلہ اس کا گمراہ و بیکار ہے۔
سمجھتے ہیں اسے سب مرد بیکار
ہے جنبش دو طرف خطرہ نمودار

سُنا ہوگا یہ جارج تو نے سو بار
نہیں لاتی ہے سپر کے گل بر و بار۔
باقی آئندہ

ملک کنعان کی سیر

یہاں ایک حجرہ ہے جس کی نسبت یہاں کے مسیحیوں میں عجیب روایت ہے کہ جب مقدسہ مریم مصر کو جانے لگی تو ان کی چھاتی سے ایک قطرہ دودھ کا زمین پر گر گیا رہیں اس حجرہ کی زمین سفید ہو گئی۔ اب وہاں کے مسیحیوں کا اعتقاد ہے کہ جس عورت کے دودھ نہ ہو وہ اس حجرے میں جا کر غسل کرے تو دودھ اُتر آتا ہے۔ اگر وہاں جانا ممکن نہ ہو تو وہاں کی ذرا سی مٹی منگوا کر آٹے میں گوندھ کے روٹی پکا کر کھائے دودھ اُتر آئیگا۔ اس حجرے سے تھوڑے فاصلہ پر یوسف کا گھر ہے۔ اس گھر سے ذرا فاصلہ پر بیت سحور نام ایک گاؤں ہے جس کو گڈریوں کی جگہ بتاتے ہیں۔ جس میدان میں گڈریوں پر فرشتے ظاہر ہوئے تھے۔ وہاں یونانیوں کا ایک گرجا ہے۔ بیت اللحم میں لوتھرن چرچ والوں کا گرجا اور گرلس سکول بھی ہے۔ ابی سینیا والوں کا بھی ایک گرجا یہاں ہے۔ عصر میں بیت اللحم سے واپس یروشلم کو آگیا۔

عماؤس

۱۷ دسمبر ۱۹۰۸ء۔ آج میں نے ارادہ کیا کہ عماؤس کو جاؤں۔ جہاں ہمارا خداوند مردوں سے جی اٹھنے کے بعد اپنے دو شاگردوں کو ملا تھا۔ سو سرائے میں جا کر دو گدھے کرایہ کئے گئے۔ ایک اپنے واسطے دوسرا بھائی نجیب ترجماں کے واسطے جب میں شہر میں سے ہو کر جا رہا تھا تو راہ میں نیگ ٹنس کرسچن ایسوسی ایشن کی عمارت دیکھی۔ باقی آئندہ۔

شعر و سخن

مرض طاعون

لو اکس کو ہے یہ جان کی بیری لگی ہوئی
اور چھوڑے گی جو پیچھا نہ تیری لگی ہوئی
یہ کون ہے سفاک جو عالم میں خون ریز
کسکے یہ خون کے ہاتھ کی ڈھیری لگی ہوئی
دنیا تو چلی جاتی ہے بے خوف و کھٹکے۔
خدشے میں کس کے آپکو دیری لگی ہوئی۔
مرض طاعون نے خوب ہی سودا ہی چکایا
جس جا کہ اس کے مال کی ڈھیری لگی ہوئی
لندن کہاں بمبئی کہاں پنجاب یہ کہاں
دیکھو اُسے کہاں کی ہے پھیری لگی ہوئی۔
جہاز عمر غرق شد در بحر مرض ایں
کاٹی اسی نے زیست کی ٭ گھڑی لگی ہوئی
ان اوکیولیٹ † کریئے تشفی کے واسطے
پر کیا یہ مٹنے والی ہے میری لگی ہوئی۔
چل اس کا تو ہوتا ہے ذرا بر نشاں
کیا پیٹ کے اندر ہے یہ بیری لگی ہوئی
پروانہ تو بھی اپنی شمع پاس چل چل
اس بزم میں ہے تجھ کو کیوں دیری لگی ہوئی

فقط خادم الشعرا

این۔ پی۔ پروانہ ٹیچر سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

٭ وزن کے لئے ڑی اُڑا دیا ہے۔
† انگریزی میں پلیگ کے ٹیکہ کو کہتے ہیں۔



مضامین

عبرت

جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمھارے ساتھ کریں تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔ ذکر ہے کہ ایک روز ایک بادشاہ اپنے وزیر اور شکاریوں کے ہمراہ واسطے شکار کرنے کے اپنے محل سے روانہ ہوا۔ سفر دور دراز کا تھا شکارگاہ تک پہونچنا اس وقت مشکل تھا یہیں ایک گاؤں کے قریب پہونچکر وہاں خیمہ زن ہوئے اور شب اُس جا بسر کی۔ دوسرے روز نور کے طلوع ہونے سے پہلے بادشاہ تن تنہا اپنے ہمراہیوں کو چھوڑ۔ گھوڑے پر سوار ہو شکارگاہ کی طرف روانہ ہوا آفتاب کے طلوع ہوتے ہوتے وہ ایک گنجان جنگل میں جا پہونچا جس میں بڑے بڑے شمشاد کے درخت لگے تھے اور اُس میں اور بہت سے جنگلی درخت بھی تھے جس میں لکڑہارے لکڑی کاٹنے کو جاتے تھے۔ اتفاقاً جیوں ہی یہ بادشاہ آگے اُس گنجان جنگل میں گھسا۔ وہیں ایک نہایت ہی بدشکل سیاہ فام لکڑہارا اس کے سامنے آنکلا۔ بادشاہ کا گھوڑا اُس دہقان کو دیکھکر ایسا بھڑکا کہ بادشاہ کو درختوں کے بیچ جا اڑایا اور وہ ایسی کشمکش میں پڑا کہ اُس کی جان کے لالے پڑ گئے پر سوار پکا تھا۔ اپنے کو بچایا۔ اس عرصہ میں وہ دہقان کچھ دور نکلگیا۔ گھوڑا جب درست ہوا بادشاہ نے گھوڑے کو اُس دہقان کے پیچھے ڈالا اور اُس کو جا لیا۔ فوراً اُس غریب آدمی کی مشکیں کس لیں اور گھوڑے کی کاٹھی کے ساتھ باندہ اپنے ڈیرے کی طرف روانہ ہوا۔ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

ایک انگریز پولیٹکل افسر اور اس کے ہمراہیوں کا قتل

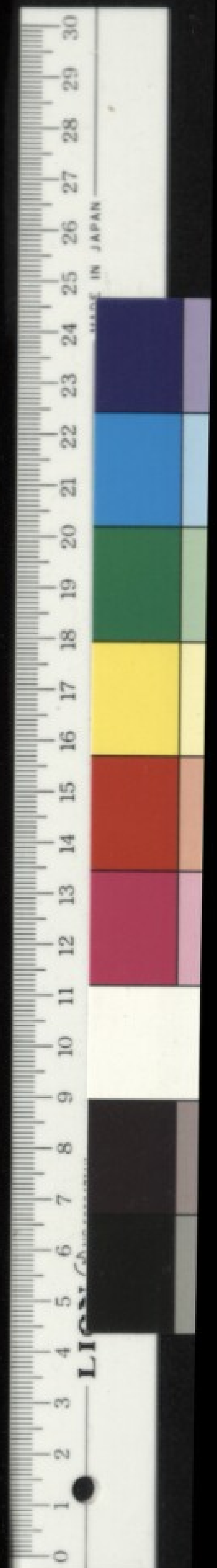
(ابھور ایک وحشی قوم ہے جو سرحد آسام پر ہے۔)

دریائے برہم پتر کے کنارہ ان پر رہتے ہیں مرد اور عورتیں سر برہنہ رہتے ہیں۔ اور اپنی تلواروں سے ہی کھیتی باڑی کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ جہاں وہ بود و باش رکھتے ہیں وہ بالکل ایک گھنا جنگل ہے۔ اور اپنے علاقہ میں وہ کسی اجنبی شخص کو آنے نہیں دیتے۔ جب کبھی کوئی وہاں جا نکلتا ہو تو حتی الوسع اس کو قتل کر دیتے ہیں۔ ان وحشیوں نے حال میں ایک ہولناک قتل کیا ہے۔ مسٹر ولیم سن سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پولیٹکل افسر اس ماہ کے شروع میں چند ہمراہیوں کیساتھ ابھوروں کے علاقہ میں شکار کھیلتے ہوئے جا نکلے۔ ان کے کیمپ پر ۱۱ بجے دن کے بارہ سو ابھوروں نے یکایک حملہ کیا۔ اور تین یوم تک ان کا تعاقب کرتے رہے۔ یہ حال دو نیپالی قلیوں سے ظاہر ہوا۔ جو تعاقب سے بچ رہے تھے۔ اور پولیٹکل دفتر سدیا و ڈبروگڈہ نے جو حالات بذریعہ تار روانہ کئے۔ ان سے بعد میں معلوم ہوا کہ کرنل ولیم سن اور ان کے ہمراہی ابھوروں کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ اس خبر کی تائید میکلاڈس لکڑی چیرنے والی کل کے منیجر مسٹر میرسن کی چٹھی سے بھی ہوتی ہے جو خود کشتی لیکر اس خبر کے سنتے ہی تحقیقات کو گئے تھے۔ کرنل ولیم سن پولیٹکل افسر کے ہمراہ ڈاکٹر گرگس اور چالیس کے قریب آدمی تھے جن میں سے صرف چند جان بچا کر واپس آئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کمانڈنٹ اور جنگی پولیس کے دو افسر اور دو سپاہی موقعہ پر تحقیقات کی غرض سے بھیجے گئے ہیں۔ پہلے تجویز کی گئی تھی کہ اس وحشی قوم کے خلاف باقاعدہ مہم روانہ کی جاوے۔ مگر چونکہ اس علاقہ میں سخت بارش ہو رہی ہے اور برف پگھل کر گر رہی ہے۔ اس لئے اگلے موسم سرما تک کوئی مہم ابھوروں کے خلاف روانہ نہیں ہو سکتی۔ جو سپاہی اور افسر وہاں بھیجے گئے۔ وہ اس مطلب کے لئے بالکل ناکافی ہیں کہ وحشیوں کی تعداد عظیم پر غالب آسکیں۔ یا ان پر رعب و خوف طاری کر سکیں۔ کلکتہ کے اخبار انگلشمین کا نامہ نگار ڈبروگڈہ سے تار دیتا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ مسٹر ولیمسن صنعت و غداری کا شکار ہوئے ہیں۔ ابھوروں نے دوستانہ طریقہ پر ان کا استقبال کیا اور سردار کے مکان پر ٹھہرایا۔ جس سے وہ بالکل بے فکر ہو گئے۔ مگر ابھوروں نے اچانک حملہ کر کے اُن کو مغلوب کر لیا۔ اور ہاتھ پاؤں باندھ کر ان کا بند بند جدا کر ڈالا۔ اور اُن کے باقی ساتھیوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ ان کا ایک ساتھی اور پہونچا ہے۔ جس سے بچکر نکل آنے والوں کی تعداد چار ہو گئی ہے واقعی ابھوروں نے سخت ظالمانہ حرکت کی ہے جسکے لئے وہ شدید سزا کے مستحق ہیں۔ یہ سزا ان کو جلدی یا دیر میں یقیناً ملکر رہیگی (ہندوستان)

پنجاب میں ہائیکورٹ

(پنجاب میں ہائیکورٹ قایم کرنے کی بابت)

آنریبل مسٹر سنہا صاحب نے کونسل آئین میں تحریک فرمائی۔ اس تحریک کے دیباچہ کی تقریر میں صاحب ممدوح نے پنجاب کے ممبر کونسل آنریبل لفٹننٹ ملک عمر حیات خاں صاحب ٹوانا کی شان میں ناگوار رائے زنی کی۔ وہ بظاہر فضول بلکہ غیر مستحسن تھی ایسی چوٹوں سے دلائل کی مضبوطی نہیں ہو سکتی ہے۔ آنریبل مسٹر سنہا نے کہا کہ اگرچہ ہم بنگالہ





ے قایم مقام ہیں۔ تو بھی پنجاب کی وکالت کرتے ہیں اس پر پنجاب کے قایم مقام آنریبل ٹوانا صاحب کو خفا نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ بہتر تھا کہ ہائیکورٹ پنجاب کی تحریک وہی فرماتے۔ لیکن اگر وہ قاصر ہیں۔ تو ہم کو چشم پوشی نہ کرنا چاہئے۔ حضور ویسرائے نے مسٹر سنہا کو ٹوک دیا تھا۔ اور ایسے خارج از بحث فقرات پر افسوس ظاہر کرنے پر مائل کیا۔ تب مسٹر سنہا نے کہا کہ اُن کا ارادہ ہرگز دل آزاری نہیں تھا۔ ہائی کورٹ پنجاب کی تحریک کی نسبت یہ معلوم کر کے تسلی ہے کہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا دونوں اس کے طرفدار ہیں۔ وہ مانتے ہیں۔ کہ چیف کورٹ پنجاب ناکافی ہے۔ اور ہائی کورٹ کی ضرورت بیشک ہے۔ لیکن وزیر ہند بہادر نے ان کی سفارش منظور نہیں فرمائی ہے۔ یہ مجبوری قابل افسوس ہے۔ اور چاہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب اس پر خاموش نہ رہے۔ بلکہ اس کو مقرر سلسلہ جنبانی کرنا چاہئے۔ اور جبتک ہائی کورٹ کی اصلاح جاری نہ کی جاوے صبر نہیں کرنا چاہئے۔ بیشک (عام)

ہندوستان کا شاہی ویسرائے

حضور ڈیوک آف کناٹ جو شاہنشاہ ہند کے چچا ہیں شاہی خاندان کے پہلے شخص ہیں جنہیں کینیڈا کے عہدہ گورنر جنرل پر ممتاز کیا گیا ہے۔ ان سے پہلے آجتک انگلستان کے شاہی خاندان کا کوئی ممبر کبھی عہدہ ویسرائے پر مقرر نہیں ہوا۔ چونکہ اب یہ مثال کینیڈا میں قایم ہوگئی ہے۔ قدرتاً یہ سوال بہت سے انگریزوں اور ہندوستانیوں کے دل میں پیدا ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کا ویسرائے بھی اگر آئندہ شاہی خاندان کا شہزادہ یا کوئی قریبی رشتہ دار ہوا کرے تو یا برج ہے۔ کیونکہ شاہی خاندان کا ویسرائے ہند میں مقرر ہونے سے ہندوستان کا رشتہ اتحاد اور گورنمنٹ کے ساتھ باہمی تعلقات میں وہ محبت اور یگانگت پیدا ہوگی۔ جو موجودہ صورت سے کئی چند ہوگی۔ اس کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ہندوستانیوں میں ہمیشہ سے بادشاہ کی ذاتی عزت کا مادہ بدرجہ کمال موجود ہے۔ کیونکہ یہاں صدیوں سے بادشاہی لوگوں پر حکومت کرتے چلے آئے ہیں۔ اس نقطہ خیال سے کسی شاہزادہ کا ویسرائے ہند مقرر ہو کر آنا ایک خاص طور پر مبارک فعل سمجھا جاوے گا۔ یہ خیال ہے جو بعض لوگ رکھتے ہیں۔

(ہندوستان)

حضور ویسرائے لاہور میں

پچھلا ہفتہ لاہور میں خاص رونق کا ہفتہ تھا۔ اور اس کی رونق کا کارن لارڈ ہارڈنگ اور لیڈی ہارڈنگ کی موجودگی تھی۔ سب سے پہلا پبلک کام یونیورسٹی حال میں ہوا جیسا گزٹ کے پچھلے ہفتہ میں لکھا گیا تھا۔ یونیورسٹی نے حضور ویسرائے کو ایل۔ ایل کی ڈگری دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ کانووکیشن کے وقت وسیع یونیورسٹی حال بھرا ہوا تھا۔ وائس چانسلر ڈاکٹر یوئنگ صاحب نے مختصر سی تقریر کے بعد چانسلر صاحب سے درخواست کی کہ ڈگری دیجاوے۔ ڈگری دیگئی اور چانسلر صاحب نے کانووکیشن کے جلسہ کو ختم کیا۔ اُس کے بعد لارڈ ہارڈنگ کی خدمت میں میونسپل کمیٹی لاہور مسلم لیگ خالصہ دیوان اور ہندو سبھا کی طرف سے اڈریس پیش کئے گئے۔ ان کے جواب لارڈ ہارڈنگ نے موزوں لفظوں میں دیئے۔ قطع نظر مضمون کے لحاظ سے لارڈ موصوف کا طرز بیان نہایت اعلیٰ تھا جہاں اڈریس فقط ان لوگوں نے سنے جو نزدیک بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں ویسرائے کا جواب قریباً آخری کونوں تک صاف سنائی دیتا تھا۔ اور لطف یہ کہ اس مقصد کے لئے وہ کوئی خاص کوشش کرتے ہوئے دکھائی نہ دیتے تھے۔ (آریہ گزٹ)

لڑکیوں کی خرید و فروخت

ہمعصر ٹربیون میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میں دو سال سے متواتر پنجاب میں لڑکیوں کی تجارت کا مطالعہ کر رہا ہوں اور جو حالات مجھے معلوم ہوئے ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ ایسی تجارت کی بڑی بڑی منڈیاں ڈلہوزی جنبہ کانگڑہ۔ منڈی اور دوسری پہاڑی جگہیں ہیں۔ ایسی تجارت کرنیوالے عموماً نچلے درجے کے لوگ ہیں۔ یعنے خانساماں وغیرہ غریب دیہاتی لوگوں کو کچھ تھوڑا سا دے دلا کر نوجوان لڑکیوں کو بہکاتے ہیں۔ لڑکیوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ تمہاری شادیاں بڑے متمول اور امیر آدمیوں سے دوسرے مقامات پر کردی جاویں گی۔ ایسی تجارت سنیکت پرانت کے مغربی ضلعوں میں شمالی ہندوستان کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس کی کمی لاہور اور امرتسر میں نہیں ہے۔ ان نوجوان لڑکیوں کی بد اخلاقی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور وہ پھر ہمیشہ کے لئے بد اخلاق بن جاتی ہیں۔ سینکڑوں لڑکیاں اس طرح برباد کی جاتی ہیں۔ یہ ایسا قابل افسوس امر ہے کہ ایسی بد معاشی پھیلانیوالی تجارت خفیہ طور پر ترقی پاتی جاتی ہے اور ننگ ہے کہ اس کی طرف جلد توجہ دیجاوے۔ تاکہ سینکڑوں کنیائیں بے لوث دل باپ سے نہ بن جاویں۔

(آریہ گزٹ)

گلدستۂ اخبار

پنجاب میں بھی ۳ جون روز شنبہ کی عام سرکاری تعطیل گزٹ کی گئی۔ سالگرہ حضور شاہ قیصر کا تیوہار ہے۔

جلال آباد میں بیگم امیر صاحب بہنوں کو پھانسی کی سزا ملی تاکہ جرائم قتل و لوٹ کا انسداد ہو۔

افواہ ہے کہ مسٹر ولیمس پولیٹیکل افسر سرحد آسام وحشیان ابور کے ہاتھوں قتل کئے گئے۔

لاہور کے دو میونسپل کمشنر حال میں فوت ہو گئے۔ لالہ ہرنام داس اور مسٹر جے ڈیوسین صاحبان۔

شاخ ہائے ریلوے کی تجویز منظور کی گئی۔ (۱) سانگلہ تا چنیوٹ (۲) سرگودہا تا خوشاب (۳) امرتسر تا سیالکوٹ ایک شاخ ریلوے منڈرا سے بھون تک منظور کی گئی ہے۔ یہ مقامی سرمایہ سے تیار کی جاویگی۔

لندن میں بحث اٹھی کہ ویسرائے ہند کا عہدہ خاندان شاہی کے مخصوص کیا جاوے گورنر جنرل علیحدہ ہو۔

۳۱ مارچ کو سہ ماہی میں برٹش مالیہ کی آمدنی میں پونے ۳ کروڑ روپیہ کی بیشی پائی گئی۔ سال ماسبق کے مقابلہ میں سات کروڑ ۱۲ لاکھ پونڈ کی بیشی ہے قریب ایک عرب ۱۰ کروڑ روپیہ۔

سپین کی مجلس وزارت ترقی بے اعتنائی کے باعث مستعفی ہو گئے۔ انقلاب حکومت کی افواہ ہے۔

ہانگ کانگ میں تجارت افیون بند کی گئی خزانہ لندن سے ایک لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ معاوضہ دیں گے۔

سرحد البانیہ پر جس ترکی سپاہی نے جرمن افسر کو بندوق سے قتل کیا تھا بحکم کورٹ مارشل توپ سے اڑا دیا گیا تمام بٹالین بینڈ باجا اور جھنڈا کے اس نظارہ عبرت کا شاہد تھا۔ ڈویژنل کمانڈر اور دو جرمن افسر بھی موجود تھے۔ اس کا اثر خاطر خواہ ہوگا۔

بارسیلونہ (آسپین میں) تجارت کپاس میں خسارہ ہوا۔ ایک کارخانہ کا ڈیڑھ کروڑ کا دیوالہ نکلا۔

رائے بہادر بابو پراگ نرائن مالک مطبع منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای سرگباشی نے ایک اپیل شائع کی ہے جس میں وہ ۲۰ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے گاؤں گاؤں میں سکول کھولنا چاہتے ہیں۔ تاکہ شاہنشاہ معظم کی تشریف آوری ہند کی یادگار کا کام دیوے۔

پنڈت سندلال اکسٹرا اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل پر گذشتہ ماہ نومبر میں ورمی نامی شخص نے مہلک حملہ کیا۔ جس کی پاداش میں عدالت سشن جج سے اس کو ۱۵ سال قید بامشقت دی گئی۔

اشتہار

اشتہار دیا جاتا ہے کہ انڈیا سنڈے سکول یونین کی طرف سے اردو فارسی کے کارڈ بابت سنہ ۱۹۱۱ء اب بالکل تیار ہیں یعنے **انجمن تلاوت کنندگان بائیبل** کی فہرستیں جن کی قیمت فقط ۱ر فی فہرست ہو خریدار لیکے خوش ہونگے۔ کیونکہ یہ کارڈ اصل کے مطابق مکمل ہیں۔ سکولوں اور ہسپتالوں کو رعایت سے اور یتیم خانوں کو درخواست پر مفت مل سکتے ہیں۔ ذیل کے پتہ پر درخواستیں آنی چاہئیں۔

مس۔ این وائلی۔ لودیانہ پنجاب

التماس

ہو کچھ نگاہ مہر کا احسان غریب پر
ہے درد کی الم سے بہت مضطرب جگر

ناظرین نورافشاں و دیگر معززان تسلیم۔

بار بار القاب

اگر کسی صاحب کو مسٹر سیمپ پرکاش عرف یونی ماسٹر جو ایک مدت تک الہ آباد کرسچن مشن میں ماسٹر کا کام کرتے رہے اور بعد ازاں جھانسی میں امریکن مشن کی طرف سے کلام پاک کی بشارت دیتے رہے پتہ معلوم ہو تو ایک پیسہ کے پوسٹ کارڈ پر صاحب موصوف کا پتہ احقرالناس کے پاس بھیجکر ممنون احسان بنائے۔ بعید از نوازش نہ ہوگا۔

دعاگو ٹامس سینڈل ہیڈ کلارک ہیڈ کوارٹر مکتی فوج
فیروزپور روڈ لاہور

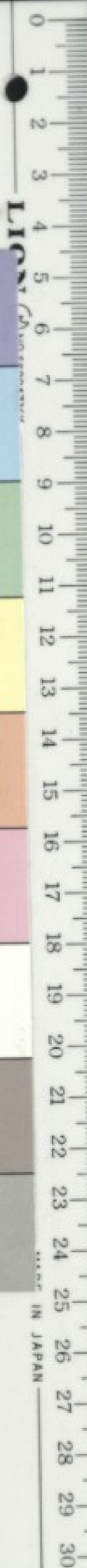
ضرورت

ایک مسیحی دائی جس نے لاہور میں امتحان پاس کیا ہوا ہے اور کام میں ہوشیار ہے ملازمت کی تلاش میں ہے۔ وہ نو مرید ہے اور چاہتی ہے کہ کسی جگہ زیادہ اچھے افسر کے نیچے رہے جہاں روحانی تعلیم ملے اگر اس کی نسبت کچھ اور زیادہ دریافت کرنا مطلوب ہو تو مس فاکس صاحبہ سے دریافت ہو سکتا ہے۔

المشتہرہ۔ مس فاکس میموریل ہاسپٹل لودیانہ۔

رسید زر

بابو ایوب اشتہار عہ۔ پادری ای۔ ای کیمبل سنہ ۱۹۱۱ء ۸ پادری آر ایچ۔ اے ہلم سنہ ۱۹۱۱ء عہ پادری مکمین سنہ ۱۹۱۱ء ۸ مسز آر جان تنقیا یا عہ ڈاکٹر مرا بال بی سنہ ۱۹۱۱ء عہ مسٹر جے فریوڈ عہ پادری احمد شاہ عہ سنہ ۱۹۱۱ پادری سکھ لعل سنہ ۱۹۱۱ء عہ مسٹر جے بی الگزنڈر سنہ ۱۹۱۱ء عہ۔ پادری چارس جنگ سنہ ۱۹۱۱ء ۸



مسیحی دوسرا سالانہ جلسہ لودیانہ

حسد بھی بدخواہی کا چھوٹا برادر عزیز ہے۔ اس کا پہلا بڑا کام دوسرے کی ترقی کو دیکھ کر جلنا ہے۔ دوسرے کی بیخ کنی میں حتی الوسع یہی کرنا کہ وہ نہ بڑھے۔ بلکہ میں خود بڑھوں۔ میرے برابر کوئی نہ ہو۔ میرا ثانی کوئی نہ ہو۔ جو کچھ کروں وہ میں کروں۔ میری سب سے اعلیٰ ترقی ہو۔ پھر پادری رلا رام نے کیا خوب کہا کہ نئی زندگی مسیح اور خدا کے درمیان میل ہے۔"

بعد ازاں پادری بے۔ این فورمن صاحب مقیم فتح گڑھ یو پی نے۔ خدا کا کلام قرنتیوں کے پہلے خط پہلے باب کی ۱۸ آیت سے شروع کر کے ۱۳ آیت تک پڑھا۔ اٹھارویں آیت میں یوں لکھا ہے کہ صلیب کا کلام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک بیوقوفی ہے۔ پر ہم نجات پانیوالوں کے لئے خدا کی قدرت ہے۔ ہاں یہی مسیح ایک کے لئے جو کہ اس کے حکم کو نہیں مانتا ہلاکت کا باعث ہوتا۔ اور دوسروں کے لئے باعث نجات ہوتا ہے۔ پھر ۳۰ آیت پڑھکر آپنے کہا جس میں یہ لکھا ہے کہ مسیح ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت اور راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی ہے۔

جماعت میں سے کسی نے اٹھکر کہا کہ خدا کا کلام اتھاہ سمندر کی مانند ہے۔ جس کی گہرائی کوئی معلوم نہیں کر سکتا۔

پادری فورمن صاحب نے حزقی ایل نبی کے ۴۷ باب سے یہ بتلایا کہ وہ پانی جس کو ہزار ہاتھ ناپکر پہلے گھٹنوں تک دیکھا۔ پھر کمر تک پھر وہ سر کے پار ہونے لگا وہ پانی کلام سے تشبیہ دیا جاتا ہے۔ جس کی گہرائی کا کچھ پتہ نہیں ملتا ہے جس کی تھہ کا کوئی نشان نہیں ملتا۔

بعد ازاں جناب پادری فورمن صاحب نے مندرجہ بالا چار باتوں کہ مسیح حکمت۔ راستبازی۔ پاکیزگی اور خلاصی ہے پر سرسری طور پر کچھ دیر کے لئے خدا کے کلام کی روح سے ہدایت آمیز لیکچر دیا۔ ناظرین آپ کے لیکچر کو اس طرح بغور سن رہے تھے جیسے کہ بک وری۔ ماہ انور کی طرف تک رہا ہو۔

(۱) مسیح ہمارے لئے حکمت ہے۔ وہ دنیا کے بیوقوفوں کو نہیں لیتا ہے۔ اختیار کے لحاظ سے وہ ہمارا بادشاہ ہے۔ نبوت کے لحاظ سے وہ نبی اور کہانت کے خیال سے کاہن ہے۔ مسیح کی حکمت کن کاموں میں آسکتی؟ (۱) نجات (۲) خدا کے روحانی علم میں

پھر آپ نے الہ آباد کے ہائی سکول اور ٹریننگ سکول کی مثال دی۔ کہ ایک صاحب ہائی سکول میں خدا کا کلام پڑھاتا تھا۔ اور ویسے ہی ٹریننگ سکول میں بھی سکھاتا تھا۔ پر اُس نے نتیجہ نکالا کہ ٹریننگ سکول سے طالب علم جو کہ دنیوی طور پر کم علم ہوتے ہیں اور ہائی سکول کے جہاں علم کی زیادتی ہوتی ہے اُن سے زیادہ ہوشیار ہوتے ہیں۔ کیوں؟ اس واسطے کہ خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لینا مناسب سمجھا۔ نسبت اس کے کہ داناؤں کو۔

(۲) مسیح ہمارے لئے راستبازی ہے۔ اُس کی راستبازی کیسا بڑا خزانہ ہے۔ کیا آپنے کبھی اس بات کے پانیکا شکریہ ادا کیا؟ یہ ایسا خزانہ ہے جس کو کبھی کیڑا نہیں لگتا۔ چور نہیں پڑتے۔ راستبازی کے پاتے ہی انسان کے دل میں ایک بیج ڈالا جاتا ہے۔ جب راستبازی آجاتی تو کل دنیوی اشیا ایسی کافور ہو جاتیں جیسی اندھیرا روشنی کے سامنے۔ حکمت۔ راستبازی پاکیزگی مخلصی کو پا کر اگر کوئی فخر کرے تو خداوند یسوع مسیح پر فخر کرے۔

کہاں تک یہ زندگی ہم کو ملتی ہے۔ ہماری طرف بہت سے لڑکوں کو سوکھے کی بیماری ہوتی ہے جس سے اُن کے عناب جیسے گلابی چہرے۔ زرد ہلدی کی طرح ہو جاتے۔ اور خون کا نام و نشان تک معلوم نہیں پڑتا۔ اگر اُن بے چارے لڑکوں کو دیکھیں تو کیسے بےبس اور لاچار ہوتے ہیں اُن کے بدن میں طاقت نہیں۔ ہاتھوں میں سکت نہیں اسی طرح ہمیں بھی روحانی سوکھے کی بیماری لگ جاتی ہے اور وہ ہماری روحانی طاقتوں مثلاً حکمت۔ راستبازی۔ پاکیزگی مخلصی محبت وغیرہ کو زائل کر دیتی ہے۔ اس کا خاص سبب اور اس کی جڑ گناہ ہے۔ ایک موقعہ پر ایک عالم نے اقرار کر کے بڑی بھاری تقریر میں کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو مارنا چاہا پر اس کے لئے ایسے ذریعے بن گئے کہ میں بالکل ہاتھ نہ چلا سکا۔ پھر آپ نے کہا کہ ایک دفعہ چند جوانوں کی ٹولی نے یہ ایکا کیا کہ فلاں پادری کا وعظ ہرگز نہیں سنینگے۔ سو اُنہوں نے نہ سننے کا قصد کیا۔ اور وہ پادری صاحب پاک روح کی ہدایت سے کلام الٰہی سنا کر چلے گئے۔ اور اسی اثنا میں اُن کو ولایت جانیکا اتفاق پڑا اور وہاں اُن کو خبر ملی کہ وہی جوانوں کی منڈلی جنہوں نے قصداً خدا کا کلام نہ سننیکا ارادہ کیا وہی بالکل تبدیل ہو گئی ہے۔ اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ اسی طرح خدا کا کلام عجیب عجیب ذریعوں سے اپنا مکاشفہ ہمارے دلوں پر کرتا ہے۔ کہ ہم بالکل ایک نویافتہ زندگی کے انسان معلوم ہوتے ہیں اور ہمارے کار و کردار بالکل تبدیل ہو جاتے ہیں۔

باقی آئندہ

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے اسکول

۲۵ عدد فی ہفتہ سال تمام کے لئے عمہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے اسکول سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف عہ اور محصولڈاک سبق اُردو اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں۔

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں۔

حقیقت یہہ ہے۔

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں پر بہتر یہہ ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہ از حد مفید ہیں جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لی جاویگی۔ وی پی کے ذریعہ سے۔

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے۔

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو چکی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں ناسمجھوں میں بکتی ہیں حالانکہ یہ گولیاں ہی ہیں جو مغز پٹھے رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز فائدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت اعضاء میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرہ پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی حالت ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش ملتی ہے قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلا قیمت ان کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں صاف خوشخط اور انگریزی میں اپنے نام و پتہ صاف طور پر لکھئے پتہ لکھنے میں تمام ڈاکخانہ و ضلع لکھئے۔ المشتہر منیجر کارخانہ ڈاکٹر برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں تو للعہ سہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ نجاری متعلقہ سکول ہذا میں کرسیاں نوکر دیکر کام وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت کرسی للعہ سے ما عہ کرو نول عہ مزید دریافت حال منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ پریسبیٹیریوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۸ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور تقریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

اور نئے پراسپیکٹس اُردو انگریزی میں جنگ ڈائریکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد ملسکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر بغیر محصولڈاک عہ آٹھ آنہ

ہندوستان و پنجاب ۔ ۔ ۔ عہ ۔ ۔ ۔ ۸ر

غیر ممالک سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاویگی

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	حہ	مے
چوتھائی کالم	حہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	؎عہ
پورا کالم	للعہ	؎عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱۱

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم تہ بہ کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برادرز چھپا۔